پیش لفظ

زیرِ نظر تحقیقی مقالہ بہ عنوان ''اُردو افسانوی ادب کے ارتقا میں غلام الثقلین نقوی کا کردار'' پر مبنی ہے۔ اس تحقیقی مقالے کے چار ابواب ہیں۔ پہلا باب غلام الثقلین نقوی کے احوال و آثار پر مشتمل ہے جس کے تین حصّے ہیں۔ پہلے حصّے میں غلام الثقلین نقوی کی سوانح حیات کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ دوسرا حصّہ غلام الثقلین نقوی کی مطبوعہ کتابوں کے مختصراً جائزے پر مشتمل ہے۔ تیسرے حصّے میں غلام الثقلین نقوی کی اُن تخلیقات کا ذکر ہے جو مختلف رسائل میں شائع ہوئیں لیکن کتابی صورت میں شائع نہیں ہوئی ہیں۔ دوسرا باب غلام الثقلین نقوی کی ناول نگاری پر مشتمل ہے۔ اس باب کے دو حصّے ہیں۔ پہلے حصّے میں غلام الثقلین نقوی کے غیر مطبوعہ اور گم شدہ ناول بہ عنوان ''بکھری راہیں'' کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ دوسرے حصّے میں غلام الثقلین نقوی کے مطبوعہ ناول ''میرا گاؤں'' کا موضوعاتی اور فنی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ تیسرا باب غلام الثقلین نقوی کی ناولٹ نگاری پر مشتمل ہے۔ اس باب میں غلام الثقلین نقوی کے تین مطبوعہ ناولٹوں کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ پہلے حصّے میں ''چاند پور کی نینا'' کا موضوعاتی اور فنی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ دوسرے حصّے میں ''شمیرا'' ناولٹ کو موضوعاتی اور فنی حوالے سے زیر بحث لایا گیا ہے۔ تیسرا حصّہ ''شیر زمان'' کے موضوعاتی اور فنی جائزے پر مشتمل ہے۔ چوتھے باب میں غلام الثقلین نقوی کی افسانہ نگاری کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس باب میں غلام الثقلین نقوی کے افسانوں کا موضوعاتی اور تکنیکی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ مقالہ ہذا کے آخر میں محاکمہ کے عنوان سے اس تحقیقی مقالے کا مجموعی سطح پر اجمالاً جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ کتابیات کے عنوان کے تحت اُن تمام کتابوں، لُغات، رسالوں، اخبارات، غیر مطبوعہ تحریروں، انٹرویوز کا ذکر ہے جن سے مقالہ کی تکمیل میں استفادہ کیا گیا ہے۔

زیرِ نظر تحقیقی مقالہ پروفیسر ڈاکٹر سیّدہ مصباح رضوی کی زیرِ نگرانی مکمل ہوا، جنھوں نے اپنی تمام تر علمی و ادبی مصروفیات کے باوجود دورانِ تحقیق ہر لحاظ سے میری رہنمائی کی۔ اس حوالے سے میں اُن کا انتہائی شکر گزار ہوں۔ پروفیسر ڈاکٹر صائمہ اِرم (صدرِ شعبہ اُردو) کی شفقتوں کا بھی بے حد شکر گزار ہوں۔ دیگر اساتذہ میں ڈاکٹر تبسم کاشمیری، ڈاکٹر سعادت سعید، ڈاکٹر ہارون قادر، ڈاکٹر خالد سنجرانی، ڈاکٹر سیّد سفیر حیدر، ڈاکٹر نسیمہ رحمان، ڈاکٹر فرزانہ اور ڈاکٹر الماس خانم شامل ہیں، جن کا تعاون مقالہ کی تکمیل میں شامل حال رہا۔ خاص طور پر ڈاکٹر محمد سعید کی خصوصی توجہ مقالے کی اصلاح میں معاون ثابت ہوئی۔ مقالے کی تکمیل کے دوران میری شریکِ حیات نے میرا قابل ستائش ساتھ دیا۔ اس کے علاوہ غلام الثقلین نقوی کے بیٹے انجینئر نصیر عباس کا بے حد شکر گزار ہوں جنھوں نے راقم کو غلام الثقلین نقوی کے علمی و ادبی اثاثے، جو اُن کے گھر میں موجود و محفوظ ہیں، تک رسائی کی اجازت دی۔ اس مقالہ کی